سوال

(560) غلہ کی زکواۃ جس کو عشر کہتے ہیں واجب ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غلہ کی زکواۃ جس کو عشر کہتے ہیں۔ نکالنی واجب ہے یا نہیں؟ اگر واجب ہے تو نہری زمین سے کتنا حصہ کس طرح آنا چاہیے۔؟ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہل حدیث مورخہ 9 ربیع الثانی 1330 ہجری مطابق 29 مارچ 1912 میں یہ مسئلہ بایں مضمون لکھا ہے کہ غلہ کی زکواۃ واجب ہے۔ مگر چونکہ سرکاری مالگزاری بھی ضروری ہے۔ اس لئے میری ناقص رائے میں بقایا میں سے چالیسواں حصہ ادا کرنا کافی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ مسئلہ باعث شہرت محتاج بیان نہیں ہے۔ مگر شاید مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر سے شبہ پیدا ہوا ہے۔ وہی موجب سوال ہے۔ حدیث نبوی ﷺ میں تو صاف یہ حکم ہے۔ کہ جو بارش خواہ زمین کی شادابی سے پیداوار ہو اس میں دسواں حصہ اور جس میں پانی پہنچنے کی پیداوار ہو اس میں نصف العشر یعنی بیسواں ہے۔ دو ہی صورت رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ اپنا خیال ہے کہ سرکاری مالگزاری کے سبب سے کم ہونا چاہیے۔ اور چالیسواں حصہ کافی ہے۔ یہ ان کی ذہنی بات ہے نہ کہ شریعت کا حکم شریعت میں دو ہی صورت ہے۔ جو پہلے مذکور ہوئی ہے اور حدیث میں وارد ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی زمین کی پیداوار میں سے عشر دیتے تھے۔ اور چالیسواں حصے کا ذکر بالکل نہیں ہے۔

"عن یحیی ثنا ابن المبارک عن یونس قال سالت الزہري عن زکواۃ الارض التي علیہا الجزیة فقال لمتزل المسلمون علی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبعدہ یعاملون علی الارض ویستکرونہا ویودون الزکوۃ مما خرج منہا فتري ہذہ الارض علی نحو ذلک"

اگر کسی کو مرسل ہونے کا خیال ہو تو کم از کم اتنا تو ضرور ثابت ہے۔ کہ مدینہ کا دستور یہی تھا۔ کہ کرایہ والی زمین میں عشر دیا جاتا تھا۔ اور نصوص کا عموم اس کے ساتھ یہ روایت پھر کیا حل سخن ہے۔ علاوہ چالیسواں حصہ اپنی طرف سے نکالنے کا کیا حق کسی کو ہے؟

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری